روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.I 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 28 جون 2003ء 27 ربیع الثانی 1424 ہجری- 28 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 143

صفت رحیمیت کا مظہر اتم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اہل وعیال پر رحم اور شفقت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان حدیث نمبر 4280)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود جس دالان میں عموماً سکونت رکھتے تھے۔ اس کی ایک کھڑکی کوچہ بندی کی طرف کھلتی ہے۔ اور جس میں سے ہو کر بیت الدعا کو جاتے ہیں۔ اس کمرے کی لمبائی کے برابر اس کے آگے جنوبی جانب میں ایک فراخ صحن تھا۔ گرمی کی راتیں تھیں حضرت مسیح موعود اور آپ کے اہل وعیال سب اسی صحن میں سوتے تھے۔ لیکن موسم برسات میں یہ دقت ہوتی تھی کہ اگر رات کو بارش آجائے۔ تو چارپائیاں یا تو دالان کے اندر لے جانی پڑتی تھیں۔ یا نیچے کے کمروں میں۔ اس واسطے حضرت اماں جان نے یہ تجویز کی کہ اس صحن کے جنوبی حصہ پر چھت ڈال دی جائے۔ تاکہ برسات میں چارپائیاں اس کے اندر کر لی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس تبدیلی کے واسطے حکم دیا۔ اور راج مزدور کام کے واسطے آ گئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جب اس تبدیلی کا حال معلوم ہوا۔ تو وہ اس تجویز کی مخالفت کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند اور خدام بھی ساتھ تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی کہ ایسا کرنے سے صحن تنگ ہو جائے گا۔ ہوا نہ آئے گی۔ صحن کی خوبصورتی جاتی رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ مگر آخری بات جو حضور نے فرمائی۔ اور جس پر سب خاموش ہوئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطاء کئے ہیں۔ جو اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطرداری ضروری ہے۔ اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔ (ذکر حبیب ص 169)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی وجہ سے اپنی بیوی مرحومہ پر کچھ خفا ہوا۔ جس پر میری بیوی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس جا کر میری ناراضگی کا ذکر کیا۔ اور حضرت مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب سے ذکر کر دیا۔ اس کے بعد میں جب مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہاں ملکہ کا راج ہے"۔ بس اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا۔ مگر میں ان کا مطلب سمجھ گیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے یہ الفاظ عجیب معنی خیز ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان دنوں میں برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ متمکن تھیں۔ اور دوسری طرف حضرت مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنے خانگی معاملات میں حضرت اماں جان کی بات بہت مانتے ہیں۔ اور گویا گھر میں حضرت اماں جان کی حکومت ہے۔ اور اس اشارہ سے مولوی صاحب کا مقصد یہ تھا۔ کہ مفتی صاحب کو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہئے۔ (ذکر حبیب ص 320)

ایم ٹی اے نشریات کی ایک نئی سمت

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 23 جون 2003ء سے ایشیا کیلئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digital Format) پر Asia sat3-s 105.5deg East پر بھی شروع ہو چکے ہیں۔ یہ نشریات اسی ٹرانسپونڈر پر جاری ہیں جس پر اٹلس ویژن اور اٹلس نیوز وغیرہ آ رہے ہیں۔ اس سیٹلائٹ پر ڈیجیٹل فارمیٹ Digital Format کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

MTA International (Digital)

Sattelite	Asia Sat-3s 105.5Deg East
Tansponder	4
LNB	C Band
Down Link Frequency	3760MHZ
Local Frequemcy	05150
Polarity	Horizental
Symbolrate	26000
Modulation	QPSK
PID	Auto
FEC	7/8

(ناظر اشاعت ربوہ)

بجلی کے بل کی بروقت ادائیگی

ماہ رواں یعنی جون کا مہینہ مالی سال کے لحاظ سے آخری مہینہ ہے۔ لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ بجلی بل/تمام بقایاجات 30 جون سے پہلے پہلے بغیر مقررہ تاریخ کا انتظار کئے جمع کروائے جائیں۔ بصورت دیگر کنکشن بجلی کاٹ دیئے جائیں گے۔

(اسسٹنٹ منیجر فیسکو ربوہ)

پوسٹ بکس فیس کی آخری تاریخ

پوسٹ آفس ربوہ میں الاٹ شدہ پوسٹ بکس کی فیس 30 جون 2003ء کو ختم ہو رہی ہے یکم جولائی سے مبلغ-/300 روپے جمع کروائیں ورنہ پوسٹ بکس منسوخ ہو جائیں گے اس اطلاع کے علاوہ محکمہ کی طرف سے کوئی نوٹس وغیرہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

(ہیڈ پوسٹ ماسٹر ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1990ء ①

13 جنوری ایبٹ آباد کے 4 احمدیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

17 جنوری قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر کی شیخوپورہ میں شہادت۔

18 جنوری ایوان محمود ربوہ میں کل پاکستان مشاعرہ۔ ممتاز احمدی و غیر احمدی شعراء کی شرکت۔

28,27 جنوری خدام الاحمدیہ جرمنی کی پہلی مجلس شوریٰ۔

28 جنوری سکاٹ لینڈ میں دینی تنظیموں کے اجتماعات۔

23 فروری ملتان کے ایک احمدی انجینئر کو نماز پڑھنے اور کلمہ کا بیج لگانے پر ایک سال قید اور 5 ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

24 فروری حضور نے کوئین الزبتھ ثانی سنٹر لندن میں انگریزی میں لیکچر دیا۔ بعنوان "دین موجودالوقت مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے"۔ یہ لیکچر کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔

3 تا 8 مارچ حضور کا دورہ پرتگال۔

3 مارچ حضور پرتگال تشریف لائے۔

5 مارچ حضور نے پورتو پرتگال میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

8 مارچ حضور نے پرتگال میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

9 مارچ حضور سپین پہنچے۔

10 مارچ حضور نے سپین میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور سپینش حاضرین کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔ رات کو قرطبہ میں جماعت کے استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔

10 مارچ سرگودھا کے ایک احمدی کو الیس اللہ کی انگوٹھی پہننے پر گرفتار کرلیا گیا۔

11 مارچ سپین کے صوبہ قرطبہ کی پولیس کے آئی جی اور گورنر نے حضور سے ملاقات کی۔

12 مارچ حضور نے اشبیلیہ یونیورسٹی سے خطاب فرمایا بعنوان دین کی بنیادی تعلیمات کا فلسفہ

14 مارچ حضور قرطبہ سے میڈرڈ تشریف لے گئے۔

16 مارچ حضور نے خطبہ جمعہ سپین کے ایک قصبے خاطبہ میں ارشاد فرمایا۔

23 مارچ چوہدری شاہ نواز صاحب کا انتقال۔ آپ جماعت کے بہت مخیر احباب میں سے تھے۔ شیزان انٹرنیشنل کے بانی تھے۔ انہوں نے رشین ترجمہ قرآن کا سارا خرچ برداشت کیا۔

23 تا 25 مارچ جماعت پاکستان کی 71 ویں مجلس مشاورت۔

25 مارچ ایوان محمود میں ایک محفل مشاعرہ۔

28 مارچ فورٹ عباس میں ایک احمدی کو مکان پر کلمہ لکھنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔

مارچ بورکینا فاسو کا پہلا جلسہ سالانہ۔

3 اپریل تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں 11 احمدیوں کو 2,2 سال قید بامشقت اور 5,5 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ ان میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت بھی تھے۔ ایک ماہ بعد ضمانت پر رہائی ہوئی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 260)

حضرت آدم کو الہام ربانی سے زبان عربی کی تعلیم

حضرت مسیح موعود کی رقم فرمودہ پہلی شاہکار تالیف براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 363 تا 366 (مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر 1884ء) کا ایک بیش قیمت اقتباس جس سے تاریخ انسانیت کے قدیم دور کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی حضرت آدم کے لئے رفیق شفیق نہ تھا کہ جو ان کو بولنا سکھاتا پھر اپنی تعلیم سے شائستگی اور تہذیب کے مرتبہ تک پہنچاتا بلکہ حضرت آدم کے لئے صرف ایک خدائے تعالیٰ تھا جس نے تمام ضروری حوائج آدم کو پورا کیا اور اس کو آپ حسن تربیت اور حسن تادیب سے مرتبہ حقیقی انسانیت کے پہنچایا"

جیسا کہ آپ نے "منن الرحمٰن" میں زبردست دلائل اور وسیع تحقیق سے بالبداہت ثابت کیا حضرت آدم کو جو زبان الہام ربانی سے سکھلائی گئی عربی ہے اور وہی ام الالسنۂ اور تمام السنۂ عالم کا منبع اور سرچشمہ کہلانے کی مستحق ہے۔

عربی زبان کے عجائبات

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

"زبان عربی اس لطیف طبع اور زیرک انسان کی طرح کام دیتی ہے جو مختلف ذرائع سے اپنے مدعا کو سمجھا سکتا ہے مثلاً ایک نہایت ہوشیار اور زیرک انسان کبھی ابرو یا ناک یا ہاتھ سے وہ کام لے لیتا ہے جو زبان نے کرنا تھا۔ یعنی اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ باریک باریک اشارات سے مخاطب کو سمجھا دے۔ یہی طریق زبان عربی کے عادات میں سے ہے یعنی یہ زبان کبھی الف لام تعریف سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں چند لفظوں کی محتاج ہوتی ہیں اور کبھی صرف تنوین سے ایسا کام لیتی ہے جو دوسری زبانیں طولانی فقروں سے بھی پورا نہیں کر سکتیں ایسا ہی زیر و زبر و پیش بھی الفاظ کا ایسا کام دے جاتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ کوئی دوسری زبان بغیر چند فضول فقروں کے ان کا مقابلہ کر سکے اس کے بعض لفظ بھی باوجود بہت چھوٹے ہونے کے ایسے لمبے معنے رکھتے ہیں کہ نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہ معنی کہاں سے نکلے مثلاً عرضث کے یہ معنی ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ اور جو ان کے گرد دیہات ہیں سب دیکھ آیا اور طھفث کے یہ معنی ہیں کہ میں چینے کی روٹی کھاتا ہوں اور ہمیشہ چینے کی روٹی کھانے کے لئے عہد کر چکا ہوں اور جثم کے یہ معنی ہیں کہ آدھی رات چلی گئی اور حیہل کے یہ معنے ہیں کہ آؤ نماز پڑھو وقت نماز ہے اور اسی طرح بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ صرف وہ ایک حرف ہی ہے مگر اس کے معنے دو یا تین لفظ پر مشتمل ہیں جیسے

ف وفا کر۔ **ق** نگہ رکھ۔ **ل** نزدیک ہو۔ **ع** یاد کر۔ **ا** وعدہ کر۔ **ع** نہ آہستہ چل اور نہ جلدی کر۔ بلکہ میانہ روی اختیار کر۔ **ہ** پھٹ جا کمزور ہو جا۔ **د** خون بہا دے۔ **ر** حرکت اور روشن ہو اور آتش زنہ سے نکل اور گندہ ہو جا۔ **ش** (اپنے کپڑا کو منقش کر) **ن** (سست ہو جا)

اور عربی کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اور متفرق زبانوں میں جس قدر خواص ہیں اس میں وہ سب جمع ہیں۔ مثلاً بعض زبانوں میں جیسا کہ چینی زبان میں یہ خاصیت ہے کہ اس کے سارے الفاظ ایک ہی جز کے ہیں اور ہر یک جز اپنی اپنی مستقل معنی رکھتی ہے سو یہ خاصیت بھی بعض حصہ عربی میں پائی گئی ہے۔ ایسا ہی بیان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی اصل زبان کے الفاظ کئی کئی اجزاء سے مل کر بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان اجزاء کے خود کچھ معنے نہیں ہوتے سو یہ خاصیت بھی عربی کے بعض حصوں میں موجود ہے۔ پھر امریکہ اور سنسکرت زبان میں معانی کے تغیر کے اظہار کے لئے گردانیں ہیں۔ سو وہ گردانیں عربی زبان میں بھی پائی جاتی ہیں اور چینی زبان میں گردانیں نہیں ہیں بلکہ وہاں نئے خیال کے اظہار کے لئے علیحدہ لفظ ہے۔ سو بعض الفاظ میں یہ صورت بھی عربی میں موجود ہے۔ پس جبکہ غور کرنے اور پوری پوری خوض اور عمیق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت زبان عربی تمام زبانوں کے خواص متفرقہ کی جامع ہے تو اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے کہ تمام زبانیں عربی کی ہی فروعات ہیں۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 132 تا 135)

صلوٰۃ اور دعا میں لطیف فرق

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ اور دعا میں کیا فرق ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ نماز ہی دعا ہے نماز دعا کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب و انکسار اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے"

(بدر 25 مئی 1905ء جلد 4)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔

''میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے''

جماعت احمدیہ میں تعلق باللہ، خدمت دین اور خدمت انسانیت کے ایمان افروز نظارے

جماعت احمدیہ نے زمانی اور مکانی فاصلے مٹا کر صدیوں پرانے کردار اور اخلاق کو نئی زندگی دی ہے

قسط اول

عبد السمیع خان۔ مدیر الفضل

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ قول کتنا سچا ہے:
''ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے''
(لوقا باب 6 آیت 44)

یہ ایک حقیقت ہے کہ کیکر کو کبھی انگور نہیں لگتے اور حنظل سے کبھی خرما نہیں اترتا۔ یہ قول ہر سچ اور جھوٹ کی پہچان کا معیار ہے اور خدا کی طرف سے آنے والے ماموروں نے ہمیشہ اس کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی بہانگ دہل یہ اعلان فرمایا:
''اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیّر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔''
(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 44)

اور آج دیکھنے والی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی قوت قدسیہ سے ایک ایسی جماعت قائم کر دکھائی ہے جو حقیقت میں آپ کا سب سے بڑا معجزہ ہے جس نے نہ صرف اخلاق اور کردار کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں بلکہ گزرے ہوئے روشن زمانوں کی یادیں تازہ کر دی ہیں اور ماضی کی طرف صدیوں کا سفر کر کے روحانیت کے بلند ترین راستوں پر اس مضبوطی سے قدم مارے ہیں کہ عقل انسانی حیران ہو کر رہ جاتی ہے۔

آیئے اس انقلاب کی چند جھلکیاں ملاحظہ کریں جو محض نمونے کے طور پر ہیں اور محض چند شعبوں کا انتخاب کر کے کچھ پھول گلدستے کی شکل میں اکٹھے کئے گئے ہیں اس میں اولین طور پر مسیح موعود کے رفقاء اور پھر بعد میں آنے والی نسلوں کی نمائندگی کی گئی ہے۔

نماز اور دعا

قرب الٰہی کا سب سے پہلا زینہ نماز ہے۔ وہی نماز جس سے کی جانے والی بے توجہی کا نظارہ کر کے وقت کے ایک باکمال شاعر نے کہا تھا۔

سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں

اسی گرتی پڑتی نماز کا جھنڈا پھر قادیان سے بلند کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو نماز باجماعت کا اس قدر خیال تھا کہ شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت ادا کرتے۔ آخری بیماری میں ایک دن بخار کی حالت میں بیت الذکر تشریف لے گئے تھرمامیٹر لگایا گیا تو بخار 105 درجہ تھا۔
(رفقائے احمد جلد 5 حصہ دوم ص 71)

حضرت میر ناصر نواب صاحب نماز باجماعت کے ایسے پابند تھے کہ آخری عمر میں جب کہ چلنا بھی مشکل ہو گیا تھا آپ نماز باجماعت پڑھتے تھے اور کبھی اس میں ناغہ نہ کرتے تھے۔
(رفقائے احمد جلد 7 ص 10)

حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے تھے کہ مجھے صرف ایک نماز یاد ہے جو میں نماز باجماعت نہیں ادا کر سکا وہ بھی بیت الذکر سے ایک ضروری حاجت کے لئے واپس آنا پڑا تھا۔ (رفقائے احمد جلد 7 ص 196)

حضرت منشی امام دین صاحب اور آپ کی زوجہ محترمہ ہر جمعہ کے روز صبح گاؤں سے پیدل چل کر قادیان آتے جمعہ پڑھتے اور پھر پیدل واپس جاتے۔
(رفقائے احمد جلد 7 ص 103)

انگلستان میں ایک پرانے احمدی بلال نٹل صاحب جب احمدی ہوئے تو انہوں نے اپنے لئے ''بلال'' نام کا انتخاب کیا اور پھر حضرت بلالؓ ہی کے تتبع میں انہوں نے نماز کی خاطر بلانے میں ایک خاص نام پیدا کیا۔ انہیں پنج نماز کے لئے بلانے کا از حد شوق تھا۔ (انصار اللہ جون 65 ص 36)

جماعت احمدیہ نے جس شان سے نماز کو قائم کیا اس کا نظارہ کر کے سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی تحریر فرماتے ہیں:
''ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ......شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے (مومنوں) کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے (دینی) احکام کا عملی طور پر پابند ہو''
(اخبار ریاست بحوالہ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظر میں ص 323)

جماعت احمدیہ نے دعا کی حقیقی لذتوں کے عملی نمونے دکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود جب بیعت لیتے وقت یہ الفاظ فرماتے کہ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کئے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے تھے اور شدت درد اور کرب سے چیخیں نکلنے لگتی تھیں۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 166)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:
''میں حلفاً کہتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں''
(سیرت المہدی جلد اول ص 148)

محبت قرآن

محبت الٰہی کا ایک زینہ محبت قرآن ہے۔ حضرت مسیح موعود کے کئی رفقاء نے اپنے پہلے بزرگوں کی اتباع میں بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ جن میں حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے نام بھی آتے ہیں۔
(رفقائے احمد جلد 11 ص 161)

اور کتنے ہی لوگ ہیں جو قرآن کے اثر سے مغلوب ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے۔

ہالینڈ کی خاتون ناصرہ زمرمن جماعت کی طرف سے معاوضہ پر قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر رہی تھیں کہ ان کو دین حق کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اس کے قریب تر آتی گئیں اور ترجمہ ختم کرنے سے پہلے قرآن کے غلاموں میں شامل ہو گئیں۔
(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 150)

اطاعت امام

حضرت مسیح موعود ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں لیکچر دے رہے تھے کہ بابا کریم بخش صاحب سیالکوٹی کسی کام کے لئے باہر گئے۔ واپس آ رہے تھے کہ حضور کے یہ الفاظ ان کے کان میں پڑے کہ ''بیٹھ جاؤ'' جو حضور بیت الذکر کے اندر موجود لوگوں سے فرما رہے تھے۔ وہ یہ الفاظ سنتے ہی وہیں بازار میں بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے بیت اقصیٰ کی سیڑھیوں پر پہنچے اور حضور کی تقریر سنی۔
(سیرت المہدی جلد 3 ص 164)

حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب ایک دفعہ بیت المبارک میں ظہر کی نماز سے پہلے سنتیں پڑھ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے بیت الفکر کے اندر سے انہیں آواز دی وہ نماز توڑ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص 160)

سیدنا حضرت مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا۔
(رفقائے احمد جلد 10 ص 157 یکے از 313)

مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حقہ پیتے تھے انہوں نے حضور سے عرض کیا بہت اچھا حضور گھر آ کر اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حقہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ بھی نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقے پر کیا ناراضگی آئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور میں خود حقہ پیتا ہوں اس لئے پہلے اپنے حقہ کو توڑا ہے۔ چنانچہ ماموں صاحب نے مرتے دم تک حقے کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔ (سوانح فضل عمر جلد 2 ص 34)

حضرت منشی برکت علی خاں صاحب رفیق حضرت اقدس شملہ میں ملازم تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے انہوں نے ایک لاٹری ڈالی ہوئی تھی وہ لاٹری نکلی تو ساڑھے سات ہزار کی رقم ان کے حصے میں آئی۔

انہوں نے حضور سے پوچھا تو حضور نے اسے بڑا اقرار دیا اور فرمایا اپنی ذات میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں حضرت منشی صاحب نے وہ ساری رقم غرباء اور مساکین میں تقسیم کردی۔

(رفقائے احمد جلد 3 ص 33)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

"یورپ کے بعض احمدی دکانداروں کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ ان کے ہوٹل کے کاروبار ہیں اور وہاں شراب بھی بکتی ہے چنانچہ جب میں نے اس کا سختی سے نوٹس لیا کہ آپ کو یہ کاروبار چھوڑنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس کاروبار کو ترک کر دیا بعضوں کو خدا تعالیٰ نے فوراً بہتر کاروبار بھی عطا کئے بعضوں کو ابتلاء میں بھی ڈالا۔ وہ لمبے عرصے تک دوسرے کاروبار سے محروم رہے لیکن وہ پختگی کے ساتھ اپنے اس فیصلے پر قائم رہے۔

(الفضل 17 جنوری 1989ء)

اتباعِ شریعت

ایک دفعہ نماز کے بعد حضرت مصلح موعود بیت الذکر سے باہر تشریف لے جانے لگے تو دروازے کے قریب ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور وہاں کھڑے ہوگئے اور جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے اور نمازی کے فارغ ہونے کے بعد حضور تشریف لے گئے۔

(الفضل 31 جنوری 1921ء)

سیرالیون کے علی روجرز نے احمدیت قبول کی تو اس وقت وہ جوان تھے اور ان کی بارہ بیویاں تھیں۔ جماعت کے مربی مولانا نذیر احمد صاحب علی نے انہیں فرمایا کہ اب آپ احمدی ہو چکے ہیں اس لئے قرآنی تعلیم کے مطابق چار بیویاں رکھ سکتے ہیں باقی کو طلاق اور نان نفقہ دے کر رخصت کر دیں۔ انہوں نے نہ صرف اس ہدایت پر فوراً عمل کیا بلکہ مربی سلسلہ کے کہنے پر ادھیڑ عمر چار بیویاں اپنے پاس رکھیں اور نوجوان بیویوں کو رخصت کر دیا۔

(ماہنامہ انصار اللہ مارچ 84ء ص 30)

بھارت میں ایک پولیس ملازم نے جو پہلے احمدیت کے سخت مخالف تھے بیعت کر لی اور پھر رشوت لینی بالکل بند کر دی۔ چنانچہ ان کے ذریعے پہلے ان کے افسروں کو جو رشوت ملتی تھی وہ بھی بند ہوگئی جس کی وجہ سے ان کے افسران شدید مخالف ہو گئے اور کئی قسم کی مشکلات ان کیلئے کھڑی کیں مگر وہ احمدی ہر پہلو سے ثابت قدم رہے۔

ایک گرجے کے پادری نے احمدیت قبول کی۔ پہلے ان کا تمام انحصار گرجا سے ہونے والی آمد پر تھا مگر انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا اور غریبانہ حالت میں گزارہ شروع کر دیا۔ (خالد مئی 1990ء ص 32)

جماعت احمدیہ کے اس پاک نمونہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد حکیم برہم صاحب ایڈیٹر مشرق گورکھپور لکھتے ہیں:

''ہندوستان میں صداقت اور.......... سپرٹ صرف اس لئے باقی ہے کہ یہاں روحانی پیشواؤں کے تصرفات باطنی اپنا کام برابر کر رہے ہیں اور کچھ عالم بھی اس شان کے ہیں جو عبدالدرہم نہیں ہیں۔ اور سچ پوچھو تو اس وقت یہ کام جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے حلقہ بگوش اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے (مومن) انجام دیا کرتے تھے'' (ماہنامہ خالد مئی 1990ء ص 32)

مسابقت فی الخیرات

قادیان میں ایک نابینا حافظ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پرانے رفقاء میں تھے۔ ایک روز ایک حکیم صاحب کے پاس گئے اور یہ شکایت کی کہ میرے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز سنائی دیتی ہے اور سنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے۔ دودھ پیا کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ روٹی تو مجھے حضور کے لنگر سے مل جاتی ہے دودھ کہاں سے پیوں۔ اسی دوران حضرت مولوی شیر علی صاحب وہاں سے گزرے اور انہوں نے یہ ساری گفتگو سن لی اور خاموشی سے چلے گئے۔ اسی روز رات کے وقت ایک شخص حافظ صاحب کے پاس آیا اور قریباً ڈیڑھ سیر دودھ دے کر چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا وہ شخص خاموشی سے آتا اور دودھ دے کر چلا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ قصہ شیخ عبدالعزیز کو سنایا۔

شیخ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ لے کر آتا ہے اور کبھی ناغہ بھی نہیں کرتا اور نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے تحت میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا۔ اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لئے ان کے گھر کے اندر چلا گیا۔ چونکہ سردیوں کے دن تھے۔ اس لئے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اس شخص نے حسب معمول دودھ دیا۔ میں اسے دیکھنے کے لئے جب اندر داخل ہوا تو وہ میرے پاؤں کی آہٹ سن کر کمرہ کے اندر ایک کونے میں جا کھڑا ہوا۔ اندر اندھیرا تھا اس لئے میں پہچان نہ سکا۔ غور سے دیکھا تو ایک شخص دیوار سے لگا دکھائی دیا۔ میں نے پاس جا کر پوچھا کہ بھائی تم کون ہو؟ مجھے دھیمی سی آواز آئی ''شیر علی'' یہ سنتے ہی میرے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکل گئی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب راز میں رکھنا چاہتے تھے میں نے اسے افشاء کر دیا۔ مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔ (سیرت شیر علی)

سندھ کا ذکر ہے کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں سو سے زائد نوجوان تو راہ مولا میں دکھ اٹھاتے ہوئے جیل گئے اور باقی باہر تڑپ رہے تھے کہ کاش ہماری باری آئے اور چونکہ جماعتی انتظام کے ماتحت رضاکارانہ طور پر نام مانگے گئے تھے۔ اس لئے پہلے جیل میں جانے کے لئے ایک دوسرے سے مقابلے شروع ہوئے اور لڑائیاں شروع ہوئیں کہ پہلے کس کا نمبر آنا چاہئے اور بڑی مشکل سے سب کو راضی کرنا پڑا۔

(ماہنامہ خالد جون 90 ص 13)

1923ء میں ہندوؤں نے شدھی کی تحریک شروع کی تو اس کے خلاف احمدیہ جماعت کی کوششوں میں بچے بھی بڑوں سے پیچھے نہیں رہے۔ 5 سالہ بچے بھی ملکانہ کے علاقوں میں جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ ایک بارہ سالہ بچے نے اپنے والد کو لکھا کہ دین حق کی خدمت کرنا بڑوں کا ہی نہیں ہمارا بھی فرض ہے۔ اس لئے جب آپ دعوت الی اللہ کے لئے جائیں تو مجھے بھی لے چلیں اور اگر آپ نہ جائیں تو مجھے ضرور بھیج دیں۔ (تاریخ احمدیت جلد نمبر 5 صفحہ 336)

حیرت انگیز تبدیلی

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے اپنے شہر سیالکوٹ واپس گئے تو یکدم لوگوں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی سابقہ لغو عادات یعنی تاش کھیلنا اور بازار میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا سب چھوڑ دیا ہے اور نماز تہجد باقاعدہ شروع کر دی ہے۔ ان کے حالات میں اس قدر غیر معمولی تغیر دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے۔ (''رفقائے احمد'' جلد اول صفحہ 200)

یورپ کے بشیر احمد صاحب آرچرڈ 1944ء میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ قادیان میں کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد زندگی وقف کر کے خدام دین کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ احمدیت قبول کرتے ہی ان کی زندگی میں ہمہ گیر انقلاب واقع ہوا۔ عبادات الٰہی اور دعاؤں میں بے انتہا شغف پیدا ہو گیا۔ ان کے قادیان کے پہلے دورہ کا سب سے پہلا ثمرہ ترک شراب نوشی تھا۔ انہوں نے جوئے اور شراب نوشی سے توبہ کر لی اور جوئے سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کر لیا۔

(الفضل 10 جنوری 78ء عظیم زندگی صفحہ 9,8)

لندن کے طاہر ایشون پٹیل بھی ہندوؤں سے احمدیت میں آئے تھے۔ احمدی ہوتے ہی انہوں نے شراب پینی چھوڑ دی۔ سگریٹ نوشی ترک کر دی اور باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی۔

(الفضل یکم اپریل 1989ء)

اس حیرت انگیز کایا پلٹ کو احمدی اپنا بہت بڑا سرمایہ سمجھتے ہیں اور اس کو خدا کی حمد کرتے ہوئے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر بیان کرتے ہیں کہ خاکسار جماعت احمدیہ غانا کے افراد کے ساتھ ایک عید کی نماز کے بعد پیراماؤنٹ چیف سے ملنے گیا۔ وہ اپنے سب چیفوں اور سرکردہ افراد کے ساتھ ہمارے انتظار میں تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو احمدی دوستوں نے چیفوں اور ان کے ساتھیوں کے سامنے بڑے جوش سے اس طرح گانا شروع کیا کہ ایک بوڑھا احمدی جو چیف کے سامنے تھا چھڑی ہوا میں لہرا لہرا کر گا رہا تھا اور باقی دوست جو تین صد کے قریب تھے اس کے پیچھے وہی فقرات دہرا رہے تھے۔ میں نے ترجمان سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور احمدیت کی برکات کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بت پرست اور مشرک تھے۔ ہمیں حلال و حرام اور نیکی بدی کا کوئی علم نہ تھا۔ ہماری زندگی بالکل حیوانی تھی ہم وحشی تھے۔ شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے۔ احمدیت نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا اور ہماری بدیاں ہم سے چھوٹ گئیں اور ہم انسان بن گئے۔ یہ لوگ اپنے ہی شہر کے ایک پیراماؤنٹ چیف اور دیگر اکابر کے سامنے جوان کی سابقہ عادات و اخلاق سے پوری طرح واقف تھے اپنی تبدیلی بڑی تحدی کے ساتھ بیان کر رہے تھے اور اس کو جماعت کی صداقت کے طور پر پیش کر رہے تھے۔

(انصار اللہ جنوری 84ء صفحہ 30)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

''میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول ص 146)

امریکہ میں ایک صاحب احمدی ہوئے جو بہت بڑے موسیقار تھے اور اپنے وقت میں اس تیزی کے ساتھ میوزک میں ترقی کر رہے تھے کہ بہت جلد انہوں نے امریکہ کی سطح پر شہرت حاصل کر لی اور ان کے متعلق ماہرین کا خیال تھا کہ یہ ایسے عظیم الشان میوزیشن بنیں گے کہ گویا ان کو یاد کیا جائے گا کہ یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے میوزیشن تھے۔ احمدی ہوئے تو نہ میوزک کی پرواہ کی۔ نہ میوزک کے ذریعے آنے والی دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا سب کچھ یک قلم منقطع کر دیا اور اب وہ درویشانہ زندگی گزارتے ہیں۔ باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا نام لیتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ (خالد۔ جنوری 1988ء)

افریقہ کے PAGEN مذاہب کے پیروکاروں کے اندر بہت سی گندی رسمیں اور عادتیں عام پائی جاتی ہیں۔ مگر احمدیت کے اندر داخل ہوتے ہی وہ ان بدرسموں پر تنسیخ کی لکیر پھیر دیتے ہیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ ایسی رپورٹیں بھی آئیں کہ شراب کے پرانے رسیا ایک دم شراب سے نفرت کرنے لگ گئے اور اس کا دوسروں پر بہت گہرا اثر ہوا اور جب وہ اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں تو مولوی کہتے ہیں کہ احمدیت نے ان پر جادو کر دیا ہے اور اس وجہ سے انہوں نے شراب چھوڑ دی ہے۔

(خالد جون 90ء ص 16)

یہ جادو سر چڑھ کر بولتا ہے اور خود اپنے آپ کو منواتا ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار سٹیٹسمین دہلی لکھتے ہیں۔

''قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا جس نے اپنے گردوپیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا۔ یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی منعکس ہیں۔''

(سٹیٹسمین دہلی 12 فروری 1949ء)

عطاء الوحید باجوہ صاحب

میرا شفیق اور محبوب آقا

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات کا دو دفعہ موقع ملا۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی لیکن میرے بچپن کے یہ دو واقعات میری یادداشت کے اس حصہ میں تصویر کی مانند نقش ہو گئے۔ کاش میری زندگی ان چند حسین لمحوں میں سمٹ جاتی اور وہ گھڑیاں مزید طویل ہو جاتیں جب میرا ہاتھ اس پاک معطر وجود کے ہاتھ میں تھا۔ پہلی ملاقات کے نقوش کچھ اس طرح منظر کشی کر رہے ہیں کہ پیارے آقا مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی (مرحوم) امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص سندھ کے بنگلہ میں تشریف لائے ہیں۔ یہ ہجرت سے پہلے پیارے آقا کا آخری دورہ سندھ تھا۔ لوگ پروانوں کی طرح اس شمع نور کے گرد اکٹھے ہیں۔ میرے والد صاحب مکرم ریاض احمد باجوہ ساکن میر پور خاص سندھ مجھے اٹھائے حضور سے ملوانے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ دوسری ملاقات کا واقعہ بڑا عجیب وغریب ہے۔ میں اور والد صاحب نوازآباد فارم سے شام کے وقت واپس آ رہے تھے کیونکہ والد صاحب وہاں مدرس تھے اور روزانہ آتے جاتے تھے۔ راستہ میں ایک نہر پر جو جمراؤ کہلاتی ہے کچھ احمدی دوست کھڑے ہوئے تھے۔ استفسار پر علم ہوا کہ پیارے آقا کی گاڑی یہاں سے گزرے گی اور پیارے آقا شرف ملاقات بخشیں گے۔ یہ سن کر ہم بھی وہاں کھڑے ہو گئے۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ پیارے آقا سے بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرونگا۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ جب پیارے آقا تشریف لائے تو میں بھول گیا لیکن جیسے ہی آپ مصافحہ فرما کر آگے بڑھے تو مجھے یاد آیا کہ بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرنی تھی۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں اور بے اختیار دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بچوں سے بہت پیار فرماتے تھے اور ملاقات کے وقت ہمیشہ بچوں کا پوچھتے تھے۔ ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ پیارے آقا گاڑی کے قریب سے میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ بچوں کا کیا حال ہے۔ میرا سارا وجود کانپ اٹھا کہ دیکھو ادھر مجھے خیال آیا ادھر خدا نے حضور کو خبر دے دی۔

یہ دو ملاقاتیں تھیں جو اک عاشق کو اپنے محبوب سے میسر آئیں۔ اس کے بعد دنیا داروں نے اس مجسم رحمت وجود اور ان دکھی دلوں کے درمیان فراق کی اونچی دیواریں حائل کرنے کی کوششیں کیں۔ لیکن خداتعالیٰ نے ان کے ہر مکر کو پاش پاش کر دیا اور MTA کے ذریعہ پیارے آقا کو تشنہ روحوں کو سیراب کرنے کے لئے گھر گھر اتار دیا۔

کہا جاتا ہے کہ خط بھی آدھی ملاقات ہوتا ہے۔ پیارے آقا کی ہجرت کے بعد ان آدھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ وہ رحمت وشفقت کا پیکر ان تشنہ روحوں کی کس طرح آبیاری کرتا تھا اس کا ایک نظارہ یہ بھی ہے ایک دفعہ میں نے پیارے آقا سے فرمائش کی کہ پیارے آقا از راہ شفقت اپنی تصویر ارسال فرمائیں چنانچہ پیارے آقا نے ایک بہت ہی پیاری تصویر خود دستخط فرما کر بھیجی جو خاکسار کے پاس موجود ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ میں نے لکھا کہ پیارے آقا امتحان ہونے والے ہیں دعا کی درخواست کے ساتھ عرض ہے کہ کوئی دعا تحریر فرمائیں جو میں اس حوالے سے خصوصی طور پر پڑھتا رہوں پیارے آقا نے از راہ شفقت درج ذیل دعائیں تحریر فرمائیں۔

رب زدنی علماً۔ رب اشرح (۔) نیز تحریر فرمایا "آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ علم نافع عطا فرمائے.........."

چنانچہ ان دعاؤں کے طفیل محض خداتعالیٰ کے فضل سے میں امتحان میں کامیاب ہو گیا۔

اسی طرح پیارے آقا کی دعا کا ایک اور معجزہ ہے۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی ندرت ریاض دعوت الی اللہ کے وفد کے ساتھ ربوہ آیا تو بیمار ہو گیا اور بیماری نے اتنی شدت اختیار کر لی کہ ڈاکٹرز نے لاعلاج قرار دے دیا اور کہا کہ اب یہ چند لمحوں کا مہمان ہے بظاہر جسم سارا مردہ ہو چکا تھا صرف سانس بمشکل آ رہا تھا۔ پریشانی کا عالم تھا۔ ہمارا سارا خاندان اکٹھا ہو چکا تھا اور سب روتے تھے کہ یہ اب نہ بچے گا۔ اب بعد خدا کے صرف ایک ہی سہارا نظر آتا تھا جس کی دعائیں خدا کی رحمت کے بادلوں کو کھینچ کر لا سکتی تھیں۔ فوراً پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں فیکس کی اور ساری صورتحال عرض کی۔ جلد ہی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جوابی خط موصول ہوا کہ آپ کا خط حضور کی خدمت میں پیش ہوا بعد ملاحظہ حضور نے دعا کی خداتعالیٰ فضل فرمائے اور شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ اسی دوران حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بھی فضل عمر ہسپتال میں تشریف لائے اور عیادت فرما کر ہم کمزور دلوں کی ڈھارس کا سامان فرمایا اور دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ ہم ندرت ریاض کو ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق شیخ زاید ہسپتال لاہور لے گئے۔ اس وقت حالت ایسی تھی کہ اس کی حالت دیکھ کر نیز ڈاکٹرز سے تبصرہ سن کر مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جو کہ عیادت کے لئے تشریف لائے تھے فرمانے لگے بابرکت جگہ تو ربوہ ہی ہے۔ لاہور جا کر چار دن بعد ندرت ریاض نے کچھ آنکھیں کھولیں۔ اس وقت تک قومہ کی حالت کو کل سات دن ہو چکے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ طبیعت سنبھلنے لگی اور پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس کو معجزانہ شفا عطا فرمائی۔ جب میں نے مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب کو بتایا کہ ندرت ریاض کو ہوش آ گئی ہے۔ تو آپ نے کچھ بلند آواز سے فرمایا "اللّٰہ اکبر یہ تو معجزہ ہی ہے"۔

اس دوران الفضل میں بھی بار بار دعا کے لئے اعلان ہوتے رہے اور خدا جانتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کی اس جماعت نے ایک بدن کا سا نمونہ پیش کیا اور اس درد کو اپنا درد سمجھ کر دعاؤں میں لگے رہے۔

خداتعالیٰ تاقیامت جماعت کو خلافت کا فرمانبردار اور اس سے کما حقہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مرتبہ: عبدالسلام عارف صاحب

ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں

تمباکو نوشی کے مضرات

عظیم قرآنی تعلیم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اللہ اللہ! کیا ہی عمدہ قرآنی تعلیم ہے کہ انسان کی عمر کو خبیث اور مضر اشیاء کے ضرر سے بچا لیا یہ منشی چیزیں شراب وغیرہ انسان کی عمر کو بہت گھٹا دیتی ہیں اس کی قوت کو برباد کر دیتی ہیں اور بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جوان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد 3 ص 112)

لغویات سے ممانعت

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کر کے اشتہار دیا اس کو آپ نے سنا۔ فرمایا کہ:۔

اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔

فرمایا تمباکو اصل میں ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضا کے واسطے مضر ہے (دین) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 110)

لغو اور بے ہودہ حرکت

حضرت مسیح موعود نے تمباکو کی نسبت فرمایا:

یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق وفجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا ہے۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کر دیں۔

(ملفوظات جلد 3 ص 176-175)

ہم مکروہ جانتے ہیں

تمباکو کے مضرات پر ایک مختصر مضمون پڑھا گیا جس میں کل امراض کو تمباکو کا نتیجہ قرار دیا گیا اور تمباکو کی مذمت میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا اس کو سن کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے کلام اور مخلوق کے کلام میں کس قدر فرق ہوتا ہے شراب کے مضار اگر بیان کئے ہیں تو اس کا نفع بھی بتا دیا ہے اور پھر اس کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کر دیا کہ اس کا ضرر نفع سے بڑھ کر ہے در اصل کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی نفع نہ ہو مگر مخلوق کے کلام کی یہی حالت ہوتی ہے اب دیکھ لو۔ اس نے اس کے مضرات ہی بتائے ہیں کسی ایک نفع کا بھی ذکر نہیں کیا۔

تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپ نہ اپنے لئے اور نہ اپنے صحابہ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے۔ بلکہ منع کرتے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 368)

سیاحوں کے لئے پُرکشش ملک۔ ہنگری

منور احمد خالد صاحب

آٹھ مشرقی یورپی ملکوں میں گھرا ہوا ایک اہم ملک جس کی معیشت کا زیادہ تر انحصار سیاحت پر ہے اور سیاحت کی ترقی کے لئے جن عوامل کی ضرورت ہوتی ہے ان کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ ملک میں امن وامان ہو، پولیس خواہ مخواہ تنگ نہ کرے۔ ٹرانسپورٹ اور سڑکوں کا بہتر نظام ہو، صفائی کا اعلیٰ معیار ہو نیز سیاحوں کی دید اور دلچسپی کی بہترین اشیاء مہیا ہوں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہنگری غربت کے باوجود ان معیاروں پر پورا اترنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ سیاحوں کی خاطر مدارات کے لئے بعض مخصوص ثقافتی شعبوں میں مغربی یورپ سے بھی کچھ آگے ہی ہے۔

مقامی لوگ جو اپنے آپ کو ماگیار قوم Magyar کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بعض کے خیال میں تاتاری اور یونانی نسلوں کا ملاپ ہے۔ لیکن بعض Finogrich فن لینڈ اور یونانی ملاپ کہتے ہیں۔ ترکوں نے بھی کئی سو سال اس ملک پر حکومت کی اور سب سے زیادہ اثر ان ہی کا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے خلاف جو عالمی نفرت جاگی ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہنگرین لوگ ترکوں سے اپنے آپ کو الگ کرتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ "وہ مختلف قوموں کے بہترین رنگ وروپ کا نکھار ہیں" اور یہی سچ بھی ہے۔ زرخیز زمین اور پانی کی کثرت سے مالا مال یہ ملک جس کا 20 فیصد حصہ جنگلات ہیں نہایت ہی خوبصورت نظاروں پر مشتمل ہے۔ کوہ الپس (ALPS) سے نکلنے والے کئی دریا اور ندی نالے پتھریلی چٹانوں سے ٹکرانے کے بعد ہنگری کے میدانی علاقوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یورپ کے میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل بالاٹن (Balloton) اسی ملک میں واقع ہے جو سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز ہے جس کی لمبائی 70 کلومیٹر ہے۔ اسی طرح ملک میں گرم پانی کے چشمے بھی ہیں جو جلدی بیماریوں کے لئے شفا کا موجب ہیں۔

بارش کم ہوتی ہے مگر جب ہوتی ہے تو گرج چمک کے ساتھ موٹے موٹے چھینٹوں کی صورت میں موسلا دھار ہوتی ہے۔ سال کا اکثر حصہ دھوپ رہتی ہے جو یورپین لوگوں کا پسندیدہ موسم ہے۔ موسم گرمیوں میں گرم جبکہ سردیوں میں شدید سرد ہوتا ہے دریائے وولگا کے بعد یورپ کا سب سے لمبا دریا ڈینیوب جسے عام طور پر Donao کہتے ہیں اس ملک کے بیچوں بیچ سے گزرتا ہے۔ اس سدا بہار دریا کی وجہ سے نہ صرف پورے یورپ سے دریائی رابطہ رہتا ہے بلکہ یہ دریا نقل وحمل کا سب سے سستا ذریعہ بھی ہے۔ یورپ کی تمام پرانی بادشاہتیں اور ان کی عظمت رفتہ کی تمام یادگاریں اسی دریا کے گرد پائی جاتی ہیں اور اکثر مشہور شہر اسی کے کنارے ہونے کی وجہ سے شہرت یافتہ ہیں جن میں ویانا، پراگ اور بڈاپسٹ بھی شامل ہیں۔ ان کی یادگاریں اور نقوش مغل یادگاروں سے کسی طرح کم نہیں۔ خاص طور پر "ترک" دور کی عمارتوں کی ڈیزائننگ اور بہتے پانیوں کے حمام کی تعمیر لاجواب ہیں۔ بیس لاکھ کی آبادی پر مشتمل دارالحکومت بڈاپسٹ دیکھنے کی چیز ہے۔ دریا کے دائیں کنارے واقع شہر Buda جو ایک چٹان پر ہے اور جس میں خوبصورت محل اور منظر قابل دید ہے جب کہ دریا کے بائیں کنارے واقع شہر Pest اپنے جدید مہنگے ہوٹلوں، خوبصورت سجی ہوئی دکانوں، پارکوں اور اپنے ہیروز کی یادگاروں کے ساتھ آپ کی شاموں کو حسین بنا دے گا۔ دونوں شہروں Buda اور Pest کو بہت ہی خوبصورت پلوں کے ذریعہ ملا کر یکجان کر دیا گیا ہے اور یہ پل خوبصورت لائٹوں سے سجائے جاتے ہیں، اس طرح اب یہ ایک ہی نام Budapest سے موسوم ہے اور سیاحوں کی اس قدر تعداد ہوتی ہے کہ ہر قوم ونسل کے لوگ آپ کو مل جائیں گے اور بعض سیزن میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے یعنی اس قدر لوگ ہوتے ہیں کہ چلنا مشکل ہے۔ شہر میں ایک کافی لمبی سرنگ بھی ہے جس کو آپ گائیڈ کی مدد سے اور لالٹین کی روشنی ساتھ لے جا کر دیکھ سکتے ہیں، کہتے ہیں 5/6 کلومیٹر لمبی ہے، ذاتی تجربہ نہیں ہوا۔ ان کی پارلیمنٹ کی عمارت بہت ہی خوبصورت اور دریا کے کنارے ایک عجوبہ معلوم ہوتی ہے جسے دیکھنے کے لئے سیاح ٹوٹے پڑتے ہیں۔ یہ یورپ کی تمام پارلیمنٹوں سے بڑی ہے اور حال ہی میں یورپی یونین میں شامل ہونے والی ریفرنڈم میں بعض لیڈروں نے اپنے عوام سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس پارلیمنٹ کو یورپی پارلیمنٹ بنوائیں گے۔

Debrecen نامی شہر جو بہت ہی خوبصورت اور صاف ستھرا شہر ہے جس میں مشہور میڈیکل یونیورسٹی بھی ہے اس کے قبرستان میں ایک قطعہ مسلمانوں کی تدفین کے لئے بھی موجود ہے۔ اندازہ ہے کہ تقریباً تین سو پرانے ہنگرین مسلمان ہیں جو بس صرف نام کے ہی مسلمان ہیں عملاً ان کا اسلام سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ کمیونزم نے سب سے زیادہ نقصان اسلام کو پہنچانے کی کوشش کی۔ Pecs نامی شہر میں اب بھی دو مساجد قائم ہیں۔ ایک "حسن پاشا کی مسجد" دوسری "غازی قاسم پاشا کی مسجد" جس کو اب چرچ میں تبدیل کر دینے کے باوجود اس کا نام ہے "اندرون شہر کی مسجد غازی قاسم پاشا چرچ" کئی سڑکوں کے نام اب بھی مسلمانوں کے نام پر ہیں۔ ان کو مذہب سے زیادہ سیاحت کی آمد سے غرض ہے اور اس میں یہ کامیاب ہیں۔ اسی شہر Pecs میں ایک بہت بڑا گاندھی آشرم بھی ہے جو سکول، ہوسٹل اور مہمان خانہ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان نے کمیونزم دور میں روسی دوستی کا پورا فائدہ اٹھایا۔ ہندوستانی فلمیں ان ممالک میں دیکھی جاتی تھیں۔ روسی تسلط ختم ہونے کے بعد بھی ان ممالک سے قریبی روابط قائم رکھے۔ چنانچہ یہ گاندھی آشرم بھی انہی روابط کی دلیل ہے۔ اس میں جگہ جگہ گاندھی جی کی مورتیاں لگی ہوئی ہیں اور بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ ان کو پرنام کرنے سے آپ کی روح کو سکون ملے گا۔ چنانچہ ہر بچہ ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر پرنام کرکے گزرتا ہے۔ اس آشرم میں جاتے ہی آپ کو لگے گا کہ آپ ہندوستان کے کسی سکول میں آ گئے ہیں۔ ہر طرف وہی انڈین شکل وصورت والے بچے مگر ان بچوں کی بہتری کے لئے قائم اس ہوسٹل میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتیں دیکھ کر آپ کو دکھ بھی ہوگا کہ میں کس جگہ آ گیا ہوں۔ مذہبی ادارہ ہونے کی وجہ سے ٹیکس معاف ہے اس لئے ان کے کمرے ہوٹلوں سے بہت سستے مل جاتے ہیں۔

ہنگری کا تعلیمی معیار بھی بہت اونچا ہے اور مختلف علوم کی یونیورسٹیوں کی بہتات ہے۔ خاص طور پر میڈیکل اور ٹیکنیکل یونیورسٹیاں تو ساری دنیا میں مشہور ہیں جو اپنی معیاری، سستی اور انگریزی ذریعہ تعلیم ہونے کی وجہ سے مقبول ہیں۔ نیز آئندہ سال سے ہنگری کے یورپین یونین میں شامل ہو جانے کی وجہ سے یہ یونیورسٹیاں خاص طور پر برصغیر کے طالب علموں کے لئے اہم مقام حاصل کر چکی ہیں۔ ہمارے نوجوان طالب علموں کو وقت ضائع کیے بغیر ان کا رخ کرنا چاہئے۔ آئندہ سال سے ویزہ کے حصول میں مشکلات ہو جانے کی توقع ہے۔ بڈاپسٹ کا معذور دماغی امراض کا ہسپتال بھی اپنے کم خرچ اور بہتر نگہداشت کی وجہ سے اس مقام پر ہے کہ امریکہ تک سے لوگ اپنے مریضوں کو یہاں علاج کے لئے لاتے ہیں۔ ہنگری کے لوگ پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے ہیں، مذہباً عیسائی ہیں مگر پرانے چرچوں کو صرف یادگار کے طور پر دیکھنے چلے جائیں تو اور بات ہے۔ عملاً مذہب کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ ایک لاکھ کے قریب یہودی بھی ہیں جو اپنی مخصوص وضع میں پہچانے جاتے ہیں اور ملک کی معیشت اور اقتصادیات پر انہی کا کنٹرول ہے۔ ہنگرین صاف گو اور دیانتدار ہیں۔ تمام غلط کاموں کے لئے عربوں اور رومانین کی بڑی تعداد موجود ہے۔ جن کا گذارہ ہی ناجائز کاموں پر ہے۔

جیسا کہ بتا چکا ہوں ان کی معیشت کا اصل مدار سیاحت اور صرف سیاحت پر ہے اس لئے سیاحوں کو گھیر لانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نہ ان کی یونیورسٹیاں بھی اس کام میں معاونت کرتی ہیں اور مختلف موضوعات پر سیمینار منعقد کرکے برصغیر اور افریقی ملکوں کے استادوں کو اپنے مقالے پڑھنے کی دعوت دیتی ہیں۔ یہ لوگ وہاں سے سرکاری خرچ پر آتے ہیں اور دنیا کے مہنگے ترین ہوٹلوں میں قیام کرتے ہیں۔ بعض اپنی بیگمات کو بھی ساتھ لے آتے ہیں اس طرح ان کی چاندی ہو جاتی ہے۔ نیز خواہ کالا شاہ کاکو کی بنی ہو واپس جا کر اپنی سہیلیوں پر رعب تو جمانے کا موقع ملے گا کہ یہ سوٹ میں نے ہنگری کی مشہور دکان سے خریدا تھا اور یہ پیس تو بس ایک ہی تھا ان کے پاس وغیرہ...... اور دوسری طرف جب استاد وغیرہ اپنے ملک واپس جاتا ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ کتنا لائق استاد تھا، ہم نے تو اس کی قدر ہی نہ جانی۔ مگر ہنگری کی یونیورسٹی نے اسے مقالہ پڑھنے کے لئے دعوت دی ہے اب ہمارا فرض ہے کہ اس کی قدر کریں اور وزیر نہ سہی مشیر تو مقرر کر دیں۔ کسی بھی سیزن میں سروے کریں تو آپ کو ہر پانچواں فرد اسی قسم کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوا ملے گا۔ عالمی ادارے بھی اس ملک میں اپنی کانفرنسیں رکھ کر ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس طرح یہ تمام تر ٹورسٹ ملک بن گیا ہے۔ مزید اگر آپ کو کچھ معلوم کرنا ہو تو اس فون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

0036-1-2025909

Mob:0036205863296

وسطی یورپ کے ممالک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

٭ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ راشدہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب آف جھنگ مورخہ 23 جون 2003ء بروز سوموار کی شام بعمر 32 سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ اگلے روز صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ بفضلہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء ومینیجر روزنامہ الفضل ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں کی ادائیگی اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ انہیں بطور سیکرٹری تحریک جدید ناصر آباد شرقی کئی سال خدمت کی توفیق اور قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ملی۔ علمی مقابلہ جات میں ہمیشہ انعامات حاصل کئے۔ مرحومہ حکیم فرید احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

٭ مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم محمد اقبال صاحب لیکچرر گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ساکن باب الابواب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 جون 2003ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس نام "عبداللہ باسل" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک غلام محمد صاحب جنجوعہ مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد مصلح گوندل صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور نیک اور صالح بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و شادی

٭ مکرمہ شاکرہ نوشین صاحبہ بنت مکرم شریف احمد ڈھروی انسپکٹر وقف جدید کی شادی ہمراہ مکرم نعیم احمد صاحب ہاشمی ابن مکرم میاں عبدالمجید صاحب ہاشمی صدر جماعت احمدیہ ٹوکھر ضلع گوجرانوالہ (حال سوئٹزر لینڈ) مورخہ 19 جون 2003ء کو محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ میں ہوئی۔ نکاح اسی روز مکرم منصور احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے 4 لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز رخصتی ہوئی۔ مکرمہ شاکرہ نوشین صاحبہ محترم میاں حسین بخش صاحب اجنالوی کی پوتی ہے۔ جبکہ نعیم احمد صاحب ہاشمی مکرم محمد عبداللہ شاہ صاحب ٹوکھر کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

مجلس نابینا کی تعلیمی وفنی کلاس

٭ مجلس نابینا ربوہ کی تعلیمی وفنی کلاس مورخہ 7 تا 23 جون 2003ء منعقد ہوئی۔ جس میں روزانہ دینی تدریس کے علاوہ سلسلہ کے بزرگ علماء سے لیکچرز کروائے گئے۔ ایک مشاعرہ کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف اور دیگر شعراء نے شرکت کی۔

مورخہ 23 جون کو دارالضیافت میں ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بھی شمولیت فرمائی۔ اسی روز بعد نماز عصر 6 بجے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے ہال میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم انعام الرحمن صاحب مربی سلسلہ نے مجلس نابینا کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال مجلس نابینا نے 12 مختلف تقریبات منعقد کیں۔ 16 تفریحی پروگرام ہوئے۔ باقاعدگی سے ہفتہ وار میٹنگ ہوتی رہی۔ انجمن نابینا فیصل آباد و جھنگ کے اجلاسات میں ہمارا 25 رکنی وفد شامل ہوا۔ ممبران کو تین طرح کی سیر کروائی گئی صحبت صالحین کی خاطر بزرگان سلسلہ سے ملاقات کروائی گئی۔ بریل وصوتی کتب تیار کروائی گئیں تمام ممبران کو بولتی گھڑی ودیگر تحائف دیئے جاتے رہے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے دوران سال نمایاں کام کرنے والوں اور علمی وفنی کلاس میں پوزیشنز حاصل کرنے والے ممبران میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی کلمات میں مجلس نابینا کی کارکردگی کو سراہا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا اور جملہ شرکاء کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ مجلس نابینا تعاون کرنے والے تمام احباب اور اداروں کی شکر گزار ہے۔

ضرورت باورچی

٭ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود دارالضیافت ربوہ میں ایک تجربہ کار ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ جو پاکستانی انگلش اور چائنیز کھانے پکانے میں مہارت رکھتا ہو۔ اپنی مصدقہ اسناد کے ساتھ خاکسار سے فوری رابطہ کریں۔

نائب ناظر دارالضیافت ربوہ۔

درخواست دعا

٭ مکرم مرزا انیس بیگ صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی عمر ایک سال پر گرم پانی پڑنے سے اس کے دونوں بازو کی جلد جھلس گئے ہیں۔ جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب				
ہفتہ	28-جون	زوال آفتاب	12-11	
ہفتہ	28-جون	غروب آفتاب	7-20	
اتوار	29-جون	طلوع فجر	3-23	
اتوار	29-جون	طلوع آفتاب	5-02	

بھارت نے کشمیر پر روڈ میپ کی تجویز مسترد کردی بھارت نے کشمیر کیلئے مشرق وسطیٰ کی طرز پر روڈ میپ کی صدر مشرف کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ وہ کسی بیرونی ثالثی کی صدر مشرف کی تجویز قبول نہیں کر سکتے۔

فی الحال اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ فی الحال اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جا رہا تاہم مشرق وسطیٰ میں جاری قیام امن کی مہم نتیجہ خیز ہونے پر اس مسئلہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اپوزیشن تحریک عدم اعتماد واپس لے وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ حکومت نے اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے۔ وہ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے۔ مناسب ہے اپوزیشن سپیکر کے خلاف عدم اعتماد واپس لے۔ اپوزیشن کے پاس اکثریت نہیں ہے۔ تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی تب بھی مذاکرات کریں گے۔

امریکی پیکج جلدی میں تیار کیا گیا بی بی سی نے امریکہ کے صدر بش کی جانب سے پاکستان کے لئے تین ارب ڈالر کے امدادی پیکج کے اعلان کے بعد وائٹ ہاؤس کے حکام کی بریفنگ کے حوالہ سے بتایا کہ یہ امدادی پیکج جلدی میں تیار کیا گیا ہے۔

دینی مدارس کو مساجد سے الگ کرنے کا مسودہ قانون ملک سے فرقہ واریت کے خاتمہ اور دینی مدارس کو مساجد سے الگ کرنے کیلئے حکومت ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے جو منظوری کیلئے اگلے ماہ کے آخر تک پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مسودہ قانون میں مساجد اور دینی مدارس کو علیحدہ کر کے مساجد کو ضلعی حکومت کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ نئی مساجد کی تعمیر کیلئے محلہ کے کم از کم 40 معزز افراد کی تصدیق سے اجازت نامہ جاری کیا جائے گا۔ تمام دینی مدارس رجسٹرڈ ہوں گے اور ان کی آمدنی اور خرچ کا باقاعدہ آڈٹ کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ سے منظوری کے بعد اس قانون کو پہلے پنجاب اور دو سالوں میں پورے ملک اور آزاد کشمیر میں نافذ کر دیا جائے گا۔

ایران نے تعاون نہ کیا تو نتائج بھگتے گا امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ ایران ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری سے باز رہے اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی سے مکمل تعاون کرے۔ اگر ایران نے تعاون نہ کیا تو اس کے نتائج بھگتے گا۔ امریکی صدر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی ایٹمی ادارے کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ایران نے عالمی معاہدے کی خلاف ورزی کی۔

حماس کو غیر قانونی قرار دیا جائے امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے یورپی ممالک بھی حماس کو غیر قانونی قرار دے کر کریک ڈاؤن کریں اور اس کے اثاثے منجمد کر دیں۔ حماس جیسی تنظیموں کو ختم کرنا مشرق وسطیٰ کے امن منصوبے کے لئے ضروری ہے۔ جہادی تنظیموں کی طرف سے جنگ بندی پر اس وقت یقین کریں گے جب شدت پسندی مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

امن فوج عراق بھیجنے سے انکار اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اقوام متحدہ کی امن فوج عراق بھیجنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں کہ عراق کے مسئلہ کی اضافی ذمہ داری سنبھالیں۔ عراق میں جو صورتحال پیدا ہو چکی ہے میرا نہیں خیال کہ امن فوج اس کو سنبھال سکے۔

بغداد میں اتحادی فوجیوں پر حملے بغداد میں اتحادی فوجیوں کی گاڑی پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا جس سے 2 امریکی فوجی ہلاک اور تیسرا زخمی ہو گیا۔ گاڑی الٹنے سے بھی ایک امریکی ہلاک۔ ایک اور واقعہ میں امریکی قافلے میں شامل 2 عراقی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

لائبیریا میں امریکی سفارتخانے پر حملہ لائبیریا میں امریکی سفارتخانے کے کمپاؤنڈ پر حملے میں 7۔ افراد ہلاک ہو گئے اور 16 زخمی ہو گئے سفارتخانے کے کمپاؤنڈ میں تین راکٹ گرے تھے۔ مرنے والے تمام افراد مقامی تھے۔

اسرائیل کے ساتھ یکجہتی کی قرارداد امریکی ایوان نمائندگان نے اسرائیل میں حالیہ خودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ یکجہتی کی قرارداد منظور کی ہے۔ قرارداد کے حق میں 399 اور مخالفت میں 5 ووٹ آئے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اسرائیل کے ساتھ ہیں۔

شمالی کوریا کا ایٹمی بحران چین نے شمالی کوریا کا ایٹمی بحران فوجی طاقت سے حل کرنے کی مخالفت کر دی ہے۔ چینی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایٹمی بحران خطرناک اور حساس نوعیت کا ہے۔ عالمی برادری کو اس پر توجہ دے۔

یمنی فوج اور انتہا پسندوں میں جھڑپ یمن کی فوج اور مسلح انتہا پسندوں میں جھڑپ کے نتیجہ میں ایک [illegible] 7 افراد جاں بحق اور 16 [illegible] گرفتار [illegible]

قومی بچت سکیموں پر منافع میں مزید کمی کا فیصلہ

قومی بچت کی سکیموں پر منافع میں مزید کمی کی جائے گی مختلف سکیموں پر منافع کی شرح میں ایک فیصد کی ہوگی۔ اس کمی کا اعلان 30 جون کو کیا جائے گا۔ اور اس کا اطلاق صرف نئی خریدی جانے والی سکیموں پر ہوگا۔ منافع میں کمی کا سلسلہ 1998ء میں شروع کیا گیا تھا پانچ سالوں کے دوران قومی بچت کے منافع کی شرح میں 62 فیصد کمی کی جاچکی ہے۔

ایران اور شمالی کوریا ایٹمی پروگرام بند کریں

یورپی یونین نے شمالی کوریا اور ایران کو انتباہ کیا ہے کہ اپنے اپنے ایٹمی پروگرام بند کریں اور دونوں ملک ایٹمی پلانٹوں کے معائنے کی اجازت دیں۔

کیمپ ڈیوڈ کا تعارف اور خاص مہمانوں کی میزبانی

امریکی صدر جارج بش کی سرکاری قیام گاہ کیمپ ڈیوڈ میری لینڈ کے سرسبز پہاڑوں میں واقع ہے۔ حفاظتی انتظامات میں یہ مقام صدر بش اور ان کے چیدہ چیدہ غیر ملکی مہمانوں کو بے تکلف ماحول میں گفتگو کا موقع دیتا ہے۔ حالیہ برسوں میں کیمپ ڈیوڈ امریکی صدر کے خاص مہمانوں کی میزبانی کرتا رہا ہے جس میں روسی صدر ولادی میر پوٹن، برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ جیسے قریبی امریکی اتحادی شامل ہیں۔ پاکستان کے صدر مشرف ان خاص مہمانوں میں ایک اضافہ ہیں۔ اسی مقام پر سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے 2000ء میں اپنی صدارت کے آخری ایام میں فلسطینی صدر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم کو کئی روز تک اسی مقام پر معاہدہ کروانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ کیمپ ڈیوڈ میں ہی صدر کارٹر نے مصر کے انور سادات اور اسرائیل کے مینم بیگن کے درمیان 1978ء میں مشہور کیمپ ڈیوڈ معاہدے کے خفیہ مذاکرات کرائے تھے۔

کیمپ ڈیوڈ کو صدارتی قیام گاہ کے طور پر 1942ء میں صدر فرینکلن روز ویلٹ نے منتخب کیا تھا۔ اور انہوں نے یہیں سے برطانوی وزیر اعظم چرچل کے ہمراہ دوسری جنگ عظیم کے دوران یورپ پر اتحادی یلغار کی منصوبہ بندی کی تھی۔ اس وقت اس صدارتی قیام گاہ کا نام کیمپ ڈیوڈ نہیں بلکہ شنگریلا تھا۔ کیمپ ڈیوڈ کو اس کا موجودہ نام 1953ء میں صدر آئزن ہاور نے اپنے پوتے کے نام پر دیا تھا۔ کیمپ ڈیوڈ کا انتظام وائٹ ہاؤس کا فوجی دفتر چلاتا ہے۔ اور یہاں دفاتر و رہائش گاہوں، سوئمنگ پول، ٹینس کورٹس اور جمنازیم کے علاوہ سرسبز میدان اور دیگر اعلیٰ ترین سہولیات موجود ہیں۔ کیمپ ڈیوڈ کی میزبانی کا لطف اٹھانے والوں میں برطانوی ولی عہد شہزادہ چارلس، یوگو سلاویہ کے سابق صدر مارشل ٹیٹو، مرحوم سوویت صدر لیونڈ بریژنیف، انڈونیشیا کے سابق صدر سوہارتو، مارگریٹ تھیچر، سابق روسی صدر میخائل گورباچوف اور بورس یلسن بھی شامل رہے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ــــ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون: ۲۱۱۴۳۴ - ۲۱۱۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۴۹۹۴

یکم جولائی سے آغاز
ڈرائنگ، پینٹنگ کلاسز برائے طالبات
ایک ماہ کا مکمل کورس
آرٹسٹ۔ سید عبدالسلام رضوان BFA(NCA)
H.NO.17/43 دارالعلوم وسطی نزد گول چوک ربوہ فون: 211939

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلمان: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاولینس، ہائیر، ویوز، فلپس، ایل جی، سام سنگ، سپر ایشیا، ساؤنڈ
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔

With New Digital Technology
UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

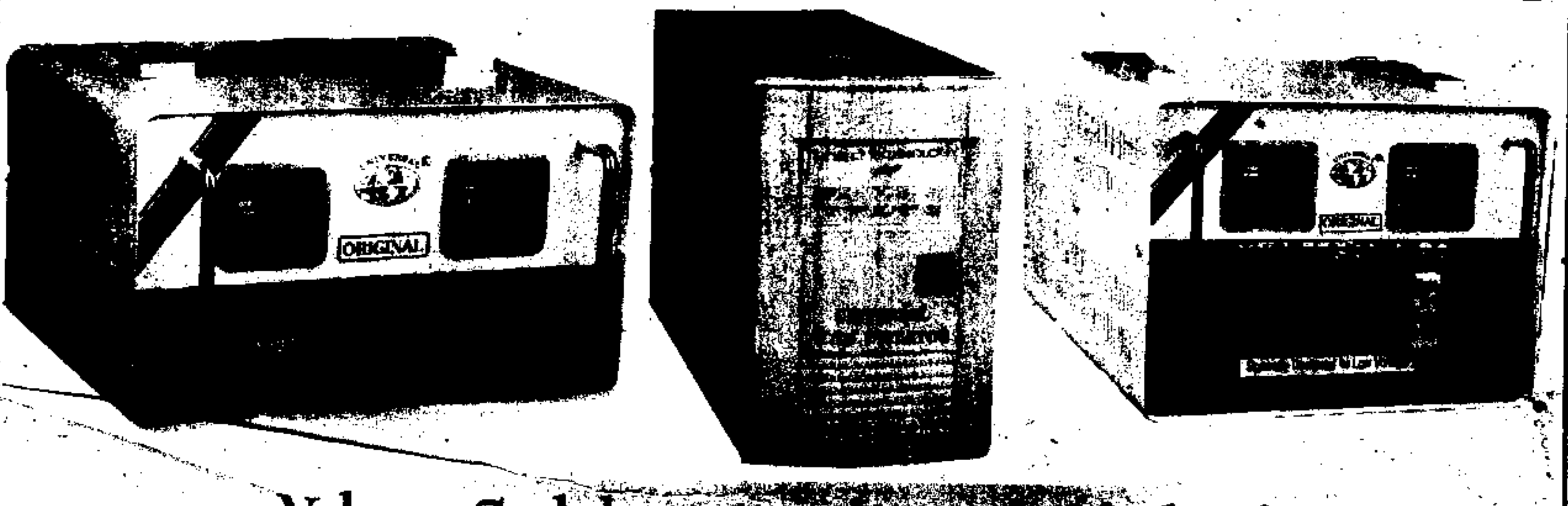

UNIVERSAL®
TRADEMARK
Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish antenna, photocopy machine air conditioner
DC/AC Invertor UPS 300W, 500W, 650W, 1000W
® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439
Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah